يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

قال اللہ تبارک وتعالیٰ
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ

حقوق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
میں
درود شریف کا مقام

تالیف: حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حُقوُقِ خَاتمِ النّبیّین ﷺ
میں دُرود شریف کا مقام

تألیف

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ
حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکـــتبہ اقبـالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com فون: 0092-312-2502281

۲۸ رجب المرجب ۱٤٤۳

نوٹ: یہ کتاب قارین کے لیے کتابی صورت میں دستیاب ھے
مکتبہ حضرت شاہ زبیرؒ
جامع مسجد مدنی– خانقاہ مدنیہ اقبالیہ جلیلیہ
سی 307، بلاک 1 ، گلستان جوہر ، کراچی---موبایل 0030 9225533 0321 9225533

قال اللہ تبارک و تعالےٰ
وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ

حقوق خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

میں

دُرود شریف کا مقام

کتاب وسنت کی روشنی میں
مع شِفاء الاُسقام

تالیف:

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

بسم الله الرحمن الرحيم

حقوق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شیخ زکریاؒ ملتانی قدس سرہٗ

کی وصیت ہے کہ

دین تب ہی سلامت رہ سکتا ہے

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود پڑھے

لَوْ جِئْتُكُمْ قَاصِدًا أَسْعٰی عَلٰی بَصَرِیْ
لَمْ أَقْضِ حَقًّا وَّ أَیُّ الْحَقِّ أَدَّیْتُ

اگر میں آپ کی خدمت میں پاؤں کے بجائے آنکھوں سے چل کر آتا تب بھی میں حق ادا نہ کر سکتا تھا۔ اور میں نے آقا آپ کا اور ہی کونسا حق ادا کیا جو یہی ادا کرتا۔

محمّد از تو میخواہم خدا را
خدایا از تو حُبِّ مصطفٰے را

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	منتخب اشعار حضرت اقدس عاشق صادق مولانا محمد قاسم نانوتوی رح	۱۱
۲	فنائیت	۱۳
۳	درود شریف پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم حقوق پورا کرنے کا ذریعہ ہے	۱۶
۴	حقوق اللہ اور حقوق العباد	۱۸
۵	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ادا کئے بغیر ایمان معتبر نہیں۔	۲۰
۶	سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمت پر حقوق۔	۲۳
۷	حقوق کی ادائیگی کا ظہور	۳۷
۸	درُود شریف کے مطالب میں علمائے کرام کے اقوال	۳۸
۹	درُود شریف اور حقوق اللہ	۴۲
۱۰	درُود شریف اور حقوق العباد	۴۴
۱۱	انداز محبت	۴۷
۱۲	مقام عبرت	۴۸
۱۳	درود شریف کائنات ارضی وسماوی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت اور رفعت شان کا مظہر	۵۰
۱۴	سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت عامہ	۵۵
۱۵	کائنات ارضی وسماوی میں درود شریف پڑھنے والے کا ذکر خیر	۵۸
۱۶	جِلاءُ الاَفہام درود شریف کے فوائد وثمرات	۵۹
۱۷	دعوت عمل	۶۵
۱۸	نعت شریف	۶۷
19	شفاءُ الأسقام	69

منتخب اشعار

حضرت اقدس، عاشقِ برحق حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہٗ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور مرتبہ کو جو کتاب وسنت سے ثابت ہے، اپنے قصیدۂ بہاریہ میں یوں بیان فرماتے ہیں:۔

الٰہی کس سے بیاں ہوسکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے
تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار

تو فخرِ کون ومکاں زُبدۂ زمین وزماں
امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار

خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب
خدا ہے آپ کا عاشق، تم اس کے عاشقِ زار

تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی
تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمسِ نہار

حیاتِ جاں ہے تو، ہیں اگر وہ جانِ جہاں
تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدأ الآثار

تو آئینہ ہے کمالاتِ کبریائی کا
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار

جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستّار

عجب نہیں تری خاطر سے تیری امت کے — گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں — کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہونگی نثار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف — بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ — جو تو ہی ہاتھ لگاوے تو ہووے بیڑہ پار
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ — کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار

بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پہ تو — جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اسکی عترتِ اطہار
الٰہی اس پہ و راس کی تمام آل پہ بھیج — وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ الَّذِیۡ مَنَّ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِبِعۡثَۃِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الَّذِیۡ قَالَ اَلَا وَاَنَا حَبِیۡبُ اللّٰہِ۔ اَمَّا بَعۡدُ۔

فنائیت

حدیث قدسی میں ہے کُنۡتُ سَمۡعَہُ الَّذِیۡ یَسۡمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیۡ یَبۡصُرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیۡ یَبۡطِشُ بِھَا۔

ترجمہ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب بندہ کو اس کی نفل نمازوں اور نفلی عبادتوں کی کثرت کی وجہ سے اپنے قرب کا مرتبہ عطا فرماتا ہوں تو) میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس مقام میں بعض وقت کرامات، خوارق اور قوی تاثیریں ظاہر ہوتی ہیں، دعائیں قبول ہوتی ہیں اور بلائیں دور ہوتی ہیں۔ چنانچہ اسی حدیثِ قدسی میں ہے کہ اگر بندہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور اس کو دوں گا، اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اسے پناہ دوں گا۔ مذکورہ بالا حدیث میں یہ بھی ہے مَنۡ عَادٰی لِیۡ وَلِیًّا فَقَدۡ اٰذَنۡتُہٗ بِالۡحَرۡبِ یعنی جس نے میرے ولی سے دشمنی کی تو میں اس سے اعلانِ جنگ کر دیتا ہوں۔

بندہ کو اس اعلیٰ مقام کے کئی اولیاء اللہ کی زیارت اور ان کی خدمت میں خادمانہ حاضری نصیب ہوئی، ان کی فرمائی ہوئی باتوں کے من اللہ ہونے کا بہت مشاہدہ ہوا کہ جس طرح انہوں نے فرمادیا، اسی طرح اس کا ظہور ہوا کیونکہ اولیاء اللہ کے دل میں جس کا خیال آجائے وہ چیز ہوجاتی ہے۔

ایک دفعہ مرشدِ پاک حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو حضرت نے جاتے ہی دریافت فرمایا: "صوفی جی کیا کر رہے تھے؟" بندہ چونکہ حاضری کے انتظار میں بے کار بیٹھا تھا۔ عرض کیا کہ "کوئی کام نہیں، خالی بیٹھا تھا۔" فرمایا "صوفی جی تم خالی بیٹھنے والے تو ہو نہیں"۔ اس دن سے اگرچہ اپنی نااہلی کی وجہ سے کوئی مفید کام تو ہو نہیں سکا، لیکن خالی بیٹھنے پر طبیعت بے چین ہوجاتی ہے۔ اسی طرح مرشدِ پاک اور دیگر اولیاء اللہ کے ارشادات کے بہت سے تجربے ہوئے۔

اس ماہِ مبارک رمضان ۱۴۱۳ھ میں عارف باللہ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب دامت برکاتہم نے (جن کی کئی سال پیشتر جب پہلی مرتبہ زیارت ہوئی تو فوراً اپنے دو اکابرین کا تصور اور ان کا فیض صاف محسوس ہونے لگا۔ ایک شیخ الاسلام حضرت مَدنی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے امام الاولیاء حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا) اپنی تصنیف "رحمتِ کائنات" کا ایک نسخہ ارسال فرمایا جس میں اپنے دستِ مبارک سے مجھ گنہگار کے نام کے ساتھ "الناشر لحقوق خاتم النبیین علی المسلمین" بھی تحریر فرمایا۔ اللہ کے ایک ولی کے یوں فرمانے کو بندہ نے اللہ تعالیٰ کی ستاری اور کرم کا نشان سمجھا۔ اور حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم

کے الفاظ کی برکت و قبولیّت کا ظہور اس طرح ہوا کہ حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلّم کے متعلق احقر کو اپنی مجلس میں مختصر بیان کرنے کی توفیق ہوئی۔ اس میں درود شریف کی فضیلت کا بیان اس انداز سے ہوا جو پہلے ذہن میں نہ تھا، اس لئے خود کو بھی ذوق حاصل ہوا اور دوستوں نے بھی پسند کیا۔ اگرچہ اس مفہوم کو "جلاء الافہام" میں بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے لیکن اس خاص انداز میں اس فضیلت کی طرف کبھی پہلے توجّہ نہ ہوئی تھی۔ یہ ایک امرِ واقعی ہے کہ دُرودِ پاک کے عمل میں جو امتیازی خصوصیّات ہیں اس کے نئے نئے فوائد و ثمرات تو ہمیشہ ظاہر ہوتے ہی رہیں گے، کبھی ختم نہ ہوں گے۔

جی چاہا کہ "جلاء الافہام" کے متعلقہ مضامین کو اس ماہِ مبارک میں بیان کردہ مضمون کے ساتھ مختصر طور پر تحریر کرکے نشر کردوں کہ شاید اس فرومایہ اور سیہ کار کا نام بارگاہِ اقدس میں ذکرِ مبارک کے ناشرین کے ساتھ پیش ہوجائے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ وَهُوَ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ

درود شریف پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہم حقوق پورا کرنے کا ذریعہ ہے

جب اس امر میں فکر ہوئی کہ جہاں تک فضائل کا تعلق ہے، فضائل تو اور اعمال کے بھی ہیں. مثلاً نماز، حج وغیرہ، آخر درود شریف میں کیا خصوصیت ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو اس شاندار تمہید کے ساتھ بیان فرمایا جیسے کوئی اور حکم بیان نہیں فرمایا۔ اور احادیث میں بھی اس قدر دُرود شریف پڑھنے کے فضائل ہیں، جن پر فضائل کی کتابیں شاہد ہیں۔ اور اولیاء اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ ہم نے جو کچھ پایا، دُرود شریف سے پایا اور ان کا صبح وشام کا وظیفہ بھی رہا ہے، تو بندہ کی توجہ ادھر مبذول ہوئی کہ عُلماء نے دُرود شریف پڑھنا حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں شمار کیا ہے۔ اور یہ ایسا حق ہے جو سارے حقوق کے پورا کرنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور مومنین کے دُرود شریف پڑھنے کے جو مطالب ومقاصد حضرات بیان فرماتے ہیں، وہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم واعظم حقوق میں سے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جن کی ادائیگی کے بغیر ایمان ہی نہیں یعنی وہ بنیادِ ایمان ہیں۔ اِس حقیقت کی تفصیل آئندہ اوراق میں مذکور ہے۔ جس کے ملاحظہ کے بعد وہ حضرات جن کو اپنے ایمان کی فکر ہے، خود ہی فیصلہ فرمائیں گے کہ اگر یہ

بات کتاب و سنّت کے مطابق ہے تو اس میں عمل کی کوتاہی کس قدر فکر کی بات ہے، کہ اس پر عمل پیرا ہونا ہی تکمیل اور تقویتِ ایمان کا سبب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِقَدْرِ حَقِّہٖ وَاِحْسَانِہٖ

حقوق اللہ اور حقوق العباد

اسلام میں حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق، مثلاً اوامر میں عبادات، نماز، روزہ وغیرہ۔ اور منہیات میں شراب، زنا وغیرہ اور حلال حرام کے احکامات اور دوسرے اس کی مخلوق کے حقوق مثلاً معاشرت ایک دوسرے کے ادب و عظمت و شفقت و خدمت وغیرہ اور حقوق تلفی، غیبت، بہتان، ظلم، اذیت، غصب وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق کی عظمت بہت بڑی ہے۔ اگر اس کے ادنیٰ سے ادنیٰ حق کا مطالبہ ہو جائے تو بندہ کی تباہی کے لئے کافی ہے، اس لحاظ سے کوئی صغیرہ صغیرہ نہیں۔ لیکن اس کے سچے کلام پاک اور اس کے سچے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبروں سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے حقوق کے معاملہ میں بہت بخشش کا ظہور فرمائیں گے اور ایسی نکتہ نوازی ہوگی کہ ذرا ذرا سی بات پر پہاڑوں اور ریت کے ذرات کے برابر سارے ہی کبیرہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ بلکہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے بعض مومنین کے گناہوں کو نہ صرف یہ کہ معاف کر دیا جائے گا بلکہ ان کے گناہوں کے بقدر نیکیاں عطا کر دی جائیں گی۔ اُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ (الآیۃ) اور جس کو چاہیں گے اس کو عارضی طور پر سزا بھی دیں گے۔ اس سزا میں بھی عدل اور رحمت ہی کا ظہور ہو گا جس کی بڑی

تفصیل ہے۔ لیکن حقوق العباد کے معاملہ میں ذرا بھی رعایت نہیں ہوگی۔ مظلوم چاہے اللہ کا باغی اور کافر ہی کیوں نہ ہو، اور ظالم کتنا ہی بڑا اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور مقرب کیوں نہ ہو، مظلوم کو بدلہ ضرور دلایا جائیگا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے بارے میں ادائیگی کی جا ہے جو بھی صورت اختیار فرمائی جائے مثلاً رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مظلوم کو اپنے پاس سے دے کر خوش کر دیں۔

اور مخلوقات میں اشرف المخلوقات انسان تو کیا اگر کسی جانور نے بھی کسی دوسرے جانور پر ظلم کیا ہوگا تو اس کا بدلہ بھی دلوایا جائے گا۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ اگر سینگ والی بکری نے دوسری بے سینگ والی بکری پر ظلم کیا ہوگا تو قیامت میں جب دونوں کو زندہ کیا جائے گا تو بے سینگ والی بکری کو سینگ دئے جائیں گے تا کہ سینگ والی بکری سے اپنا بدلہ لے پھر ان کو فنا ہو جانے کا حکم ہو جائے گا۔ کیونکہ جن وانس کے علاوہ باقی مخلوق احکامات کی مکلف نہیں کہ ان کو دائمی سزا یا انعام دیا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ادا کئے بغیر ایمان معتبر نہیں

جیسا کہ ابھی عرض ہوا جب ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق کے حقوق کی کوتاہی پر اتنا مؤاخذہ اور پکڑ ہے تو افضل الخلق، احب الخلق الی اللہ کے حقوق میں کوتاہی کتنا سخت قابلِ گرفت معاملہ ہوگا جس میں انتہائی غیر معمولی فکر و احتیاط کی ضرورت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں اُمّ الحقوق تو آپ کی محبت اور آپ کا اتباع ہے۔ جس کے مظاہر آپ کا ادب اور آپ سے تعلق رکھنے والے اُمور کی توقیر و تعظیم ہیں۔ چنانچہ حضرت شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ تعظیم و توقیر دین کا کوئی ایک حصہ نہیں ہے بلکہ پورا دین ہے۔ اور تعظیم و توقیر کا نہ ہونا رسالت کے انکار کے مترادف ہے جس کے بغیر توحید قطعاً معتبر نہیں۔ کیونکہ آپ کے حقوق کا تعلق آپ کی رسالت سے بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کے رسول ہیں، اور آپ کی ذاتِ اقدس سے بھی ہے کہ آپ اللہ کے حبیب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب و سنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام پر بے حد زور دیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔

(الآیہ)

اور

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآءُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ الآیہ (سورۃ توبہ)

(ترجمہ) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور تمہارے بھائی اور بیبیاں اور تمہارا کنبہ اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب چیزیں) تم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو تم منتظر رہو یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (سزا) بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والوں کو مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

بلکہ محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہم پر ہماری جانوں سے بھی زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ۔

اس آیت کی تشریح میں تفسیرِ عثمانی میں مذکور ہے کہ نبی کے طفیل ابدی و دائمی حیات ملتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری وہ ہمدردی اور خیر خواہانہ شفقت و تربیت فرماتے ہیں جو خود ہمارا نفس بھی اپنی نہیں کر سکتا۔ اس لئے پیغمبر کو ہماری جان و مال میں تصرف کرنے کا وہ حق پہنچتا ہے جو دنیا میں کسی کو حاصل نہیں حضرت شاہ (عبدالقادرؒ) صاحب لکھتے ہیں کہ "نبی نائب ہے اللہ کا۔ اپنی جان و مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا چلتا ہے۔ اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنا روا نہیں، اور اگر نبی حکم دیدے تو فرض ہو جائے" انہی حقائق پر نظر کرتے ہوئے احادیث میں فرمایا گیا کہ تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک باپ بیٹے

اور سب آدمیوں بلکہ اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں"۔

اس لئے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کی اہمیت کے پیشِ نظر ان حقوق کا علم حاصل کرنا، پھر ان کی ادائیگی میں پوری کوشش کرنے کے بعد بھی اپنے عجز کا اظہار اور استغفار کرنا کتنا ضروری ہے۔

اِن حقوق میں سب سے زیادہ حبّی تعلق ایمان کے لئے لازمی ہے کہ اگر حبّی تعلق نہ رہا تو ایمان ہی باقی نہ رہے گا۔ اور اگر یہ تعلق کمزور ہوا تو ایمان بھی کمزور ہوگا

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امّت پر حقوق

مؤمنین پر محسنِ اعظم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق لاتعدُّ ولاتحصٰی ہیں جن کے بیان سے عقل وفہم قاصر ہے۔ اور اسی طرح امت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات ہیں۔ اور ایسے ہی آپ کے جامع خصائص اور کمالات ہیں جن کا مختصر ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

عبدیّت اور رسالت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کا مدار آپ کی عبدیت اور رسالت پر ہے۔ جن کا جا بجا آیات واحادیث میں اظہار کیا گیا ہے۔

عبدیت اللہ جل شانہٗ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سامنے انتہائی فقر و احتیاج اور انتہائی محبت کے ساتھ تذلل کی حالت کا نام ہے۔ اسی کی عملی صورت کو عبادت کہا جاتا ہے اور یہ مقام اللہ جل شانہٗ کے حبیب سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتبِ علیا سے ہے۔ اللہ جل شانہٗ کا جیسے اس کی اُلوہیّت میں کوئی بھی کسی لحاظ سے شریک نہیں، اسی طرح مخلوق کے اور نہ عبدیت کے کمالات وفضائل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ہمسر اور شریک ہے۔

یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ مالک کی جس قدر عظمت اور بڑائی کی معرفت ہوگی اسی قدر عاجزی اور افتقار پایا جائے گا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدیت کا سب سے بلند مقام عطا فرما کر اپنا حبیب بنانا مقدر فرما دیا تھا اور آپ

ہی کے لئے آپ ہی کے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرما کر اللہ تعالیٰ کو اپنی صفات کا اظہار اور اپنی معرفت سے بہرہ ور فرمانا منظور تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور روحِ مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور ہزاروں سال اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے وہی نور رہا۔ اس وقت جن وانس کوئی دوسری مخلوق نہیں تھی۔ پھر تمام ارواح کو پیدا فرمانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" فرما کر اپنی ربوبیّت کا عہد لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے "بَلٰی" کہہ کر اقرار فرمایا۔ اس لئے معرفت میں بھی سب سے بڑھ گئے۔ جس کے نتیجہ میں عبدیت میں بھی کمال کا درجہ حاصل ہوا۔

ہمارے اکابر علماء عارفین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کا وافر حصہ عطا فرمایا اور ان پر حقیقتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام منکشف ہوئی، کتاب و سنت کی روشنی میں اسی کے قائل ہیں کہ ساری مخلوق میں اللہ جل شانہ کے حبیب ومحبوب سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سید الخلائق، اول الخلق، افضل الخلق، احب الخلق الی اللہ، اکرم الخلق، مستغاث الخلق، لولاک لما خلقت الافلاک کے مصداق ہیں۔ اور ان کا یہی مسلک ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین، خاتم النبیین، امام المرسلین، مقصودِ آفرینش اور باعث وجود کائنات ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا حبیب بھی بنایا ہے۔ دو عالم کی رونقیں آپ ہی کی ذاتِ اقدس سے ہیں۔ اور کائنات کا ظہور آپ ہی کے دم قدم سے ہوا ؎

آپ اگر مقصود نہ ہوتے کون ومکاں موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدم صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ جن وانس کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کا مقصد اور منشا ہی عبدیت تھی، لہٰذا باری تعالےٰ کے منشا کو علیٰ وجہ الکمال پورا کرنے والی ذات بھی کمالِ انعامات و اعزازات سے نوازی گئی اور ایسے بلند مراتب عطا ہوئے جن کا ادراک محال ہے۔

اللہ جلّ شانہٗ کی لامحدود ذاتِ پاک کی معرفت کی بھی کوئی حد نہیں اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر عبدیت میں بڑھتے گئے، اسی قدر اللہ پاک کی طرف سے آپ کے انعامات، اعزازات اور محبوبیت میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ لیکن ان حاصل شدہ انعامات اور آئندہ کی بشارتوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر عمر تک عبادت میں ترقی ہی فرماتے گئے۔ حتیٰ کہ آپ نوافل میں اتنا طویل قیام فرماتے کہ قدمَین مبارک پر ورم آجاتا۔ اسی طرح دنیا میں حضرات عارفین عبادت اور عبدیت میں ہر دم ترقی ہی کرتے رہتے ہیں اور اسی نسبت سے ان کے مراتب بھی مضاعف در مضاعف ہوتے رہتے ہیں ؎

سیرِ زاہد ہر شبے یک روزہ راہ
سیرِ عارف ہر دمے تا تختِ شاہ

اللہ جلّ شانہٗ کی لامحدود ذاتِ پاک کی معرفت جنت میں جانے کے بعد بھی بڑھتی ہی رہے گی۔ اور اسی درجہ سے جنتیوں کی نعمتیں ہر دم بڑھتی ہی جائیں گی۔

اور حضرت شیخ الاسلام ابنِ قیم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:-

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افتقار الی اللہ کے مقام عبدیت

کاملہ کو مکمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو دنیا و آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج بنا دیا۔ دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاجگی تو کھانے پینے اور سانس لینے جیسی چیزوں سے بھی زیادہ ہے جن پر دنیوی زندگی موقوف ہے (اس محتاجگی سے مراد مومنین کو ایمان و اسلام اور اللہ کی رضا و محبّت حاصل ہونے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کا لازمی ہونا ہے) اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاجگی اس طرح سے ہوگی کہ میدانِ حشر میں اس کی ہولناکیوں سے پریشان ہو کر سب لوگ دوسرے انبیاء اور رسولوں کے پاس سفارش کی درخواست لے کر جائیں گے تاکہ وہ نجات دلوائیں مگر ہر شخص اس سے کترائے گا، عذر کرے گا۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے جو سب کی شفاعت فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ اس شفاعت سے تمام انبیاء علیہم السلام بھی مستفید ہوں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جنت کا دروازہ کھلوائیں گے (الفوائد لابن قیم)

یہ شفاعتِ کبریٰ اور مقامِ محمود کی عطا کا بیان ہے اور مقامِ محمود یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عرشِ معلی کے دائیں جانب کرسی بچھائی جائے گی۔ جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا۔ علماء عارفین نے لکھا ہے کہ اس سارے منظر میں سب سے بڑے اعزاز کی بات اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں خاص حمد کا بیان کرنا ہے جو اسی وقت القاء ہوگی۔ گویا سب سے بڑی عطا بھی طویل سجدے کی حالت یعنی عبدیت پر ہوئی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینکڑوں معجزات خصائص

اور اعزازات عطا فرمائے۔ مثلاً عالمِ ارواح میں سب انبیاء کی ارواح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار لیا اور معراج شریف کے سفر میں تمام انبیاء کا امام بنایا اور اپنا ایسا قربِ خاص عطا فرمایا جہاں تک اور کسی بھی مخلوق کی رسائی نہیں ہوئی۔ یعنی ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی ۝ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۝ اسی لئے تو کمالِ حیا اور تواضع کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باوجود ایک موقع پر ضرورۃً اپنے اس مقام کا اظہار فرمایا کہ "خبردار رہو میں اللہ کا حبیب ہوں" حبیب کا لفظ تمام خصائص کو مشتمل ہے۔

اور پھر دنیاوی زندگی میں قرآنِ پاک کا نزول فرمایا۔ اور جملہ کمالات کا جامع اور اپنی صفات کا مظہر بنایا۔ ساری مخلوق میں ہدایت اور جملہ خوبیوں اور اپنی عطایا کا تقسیم کرنے والا بنایا۔ اور قیامت میں ساقیٔ کوثر، شافعِ محشر بنا کر مقامِ محمود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اور دنیا و آخرت میں آپ کے ذکرِ مبارک کو بلند فرمایا۔ اپنی محبت و شفقت کے اظہار کا استمرار اور مومنین کو بھی آپ سے محبت، آپ کی اتباع اور آپ کا احترام اور ہر امر میں توقیر و احترام کے ساتھ پیش آنے کا امر فرمایا اور اس میں ذرا سی کوتاہی پر شدید وعیدیں سنائیں

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطبت تو کجا صرف آپ کی مجلس میں آواز بلند ہو جانے پر جب کہ گفتگو کرنے والے بھی معمولی حضرات نہیں بلکہ افضل البشر بعد الانبیاء حضرات شیخین رضی اللہ عنہما تھے اور گفتگو بھی دینی معاملہ میں تھی، ایسی سخت وعید قرآن پاک میں سنائی گئی جو کسی اور گناہ پر نہیں ہوتی یعنی اعمال کا حبط ہو جانا کہ آئندہ اگر ایسی غلطی اور بے ادبی کسی سے سرزد ہوئی تو اعمال حبط

ہو جائیں گے۔

چنانچہ ارشاد ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الآیہ)

یہ تو ایک لطیف حق کی غیر شعوری کوتاہی پر ہوا اور جو مستقل واضح حقوق ہیں ان میں کوتاہی کرنے والے کا دنیا اور آخرت میں کیا حشر ہوگا؟

یہ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف اللہ جل جلالہ کی ذاتِ عالی کے محبوب ہیں۔ اور یہ مرتبہ مقامِ عبدیت پر عطا ہوا۔ اور دوسری طرف اس ذاتِ عالی کے رسول ہیں جو مالکِ کائنات کی طرف سے ایک جلیل القدر شاہی عہدہ ہے۔ اور آپ کے جملہ حقوق ادا کئے بغیر آپ کو اللہ کا محبوب اور رسول ماننا معتبر نہیں۔

آج کل مادیت کا غلبہ اور روحانیت کا انحطاط ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی زمانہ سے بڑھتی ہوئی دُوری اور ظلمت کی وجہ سے عام مسلمانوں میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق و محبت اور عظمت میں واضح کمی ہر شخص محسوس کر رہا ہے اور یہ رجحان پڑھے لکھے نوجوان طبقہ میں عام ہو رہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک لیڈر۔ عظیم شخصیت۔ ریفارمر اور بہترین قائد کی حیثیت سے ہی متعارف کرایا جا رہا ہے۔ مگر ان کا بحیثیت قیامت تک کے لئے نبی و رسول ہونا، ان کی ذاتِ اقدس سے محبت و عظمت کا جذباتی تعلق ہونا جس پر رسالت کے احکام اور آخرت کی اصلی و دائمی زندگی کی کامیابی کا مدار ہے اور یہ محبت و عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قربِ الٰہی کا اہم ترین

ذریعہ ہے اس کو بالکل فراموش ہی نہیں کیا جارہا ہے بلکہ مختلف انداز و تعبیرات سے یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ گویا یہ باتیں اسلامی اصول کے خلاف اور نعوذ باللہ شرک و بدعت ہیں۔ حالانکہ اہل حق میں سے ہونے کا دعویٰ کرنے والے حضرات جن اکابرین کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں، ان اکابرین میں بانی دارالعلوم دیوبند حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں قائلینِ ازدیادِ محبت کو کافر یا خارج از مذہب اہل سنت والجماعت سمجھنے والوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ؎

اِنْ کَانَ کُفْرًا حُبُّ قَدْرِ مُحَمَّدٍ　　　فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّیْ کَافِرٌ

اور ہمارے سارے ہی اکابرین کی سوانح عمریاں اور تصانیف عشق نبوی سے لبریز ہیں کہ کسی بھی شخصیت کی بڑائی کا دین میں معیار ہی محبت و اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اب ہم سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر حقوق کے سلسلہ میں ایک اقتباس حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب دامت برکاتہم کی تصنیف "با ادب باوقار" سے پیش کرتے ہیں۔

حضرت قاضی صاحب فرماتے ہیں:۔

"کسی شخصیت کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام حقوق اور آداب کو تسلیم کیا جائے۔ اگر صرف اس کے نام یا شخصیّت کو تسلیم کر لیا جائے مگر اس کے حقوق اور آداب کو تسلیم نہ کیا جائے، تو اسے تسلیم کرنا نہ کہا جائے گا۔

اسی طرح سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ

کی ذاتِ عالی صفات، آپ کی صفات اور آپ کی خصوصیات پر بھی ایمان رکھے۔

اگر ایک آدمی آپ کو رسول بھی مانتا ہے، آپ کی صفات کو بھی مانتا ہے مگر آپ کی خصوصیات کا منکر ہے تو وہ مسلمان نہیں۔

اور یہ خصوصیات اس قدر جامع ہیں کہ ان کی تشریح کرنے سے انسان کی زبان اور عقل و فہم قاصر ہے۔

حافظ امام ابن تیمیہؒ کے الفاظ میں:۔

وَكَانَ مِنْ رَّبِّهٖ بِالْمَنْزِلَةِ الْعُلْيَا الَّتِىْ تَقَاصَرَتِ الْعُقُوْلُ وَالْاَلْسِنَةُ مِنْ مَّعْرِفَتِهَا وَنَعْتِهَا (الصارم ص۳)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کے ہاں اس قدر بلند مرتبہ ہے کہ جس تک انسانی عقل کی رسائی نہیں ہوسکتی اور جس کی تشریح سے انسانی زبانیں قاصر ہیں۔

اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ عالیہ اور خصوصیات پر ایمان رکھے۔ اگر وہ صرف اسی قدر کہتا ہو کہ وہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانتا ہے تو اس قدر کہہ دینے سے وہ مسلمان نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ وہ ان تمام صفات پر ایمان نہ لائے گا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہیں۔ اسی طرح ایک آدمی مسلمان تب ہی ہوسکتا ہے کہ وہ یقین کرے کہ:۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔

حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشنودی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔
حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔
حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔
حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مخالف اللہ تعالیٰ کا مخالف ہے۔
حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایذاء اللہ تعالیٰ کی ایذاء ہے۔

کیونکہ ان تمام عقائد کی تصدیق کا مظہر سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ عالی ہے۔ اسی لئے قرآنِ عزیز میں بعض آیات میں اللہ تعالےٰ نے صرف حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ (پ۵۔ سورۃ النساء آیت ۸۰)

جس نے حکم مانا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اُس نے حکم مانا اللہ تعالیٰ کا۔

یعنی سیّد دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کرنے والا یہ خیال نہ کرے کہ نہ معلوم یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے یا نہیں، بلکہ اس حکم کو قَدۡ اور اَطَاعَ کے ساتھ مؤکد کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی کو کامل ہدایت فرمایا:۔

قرآنِ عزیز میں ۳۳ آیات میں سیّد دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت کا حکم ارشاد فرمایا۔ اور آپ کی اطاعت کو ہدایت اور قربِ الٰہی کا ذریعہ فرمایا:۔

وَاِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَہۡتَدُوۡا۔ (پ۱۸۔ سورۃ النور۔ آیت ۵۴)

اور اگر تم حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حکم مانوگے تو ہدایت پالوگے۔

اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا رحم نازل ہو تو تمہیں لازم ہے کہ تم سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو۔ فرمایا:۔

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (پ۱۸۔ سورۃ النور۔ آیت ۵۶)	اور حکم مانو اللہ تعالیٰ کے رسول کا تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ تو تمہیں لازم ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرو، ارشاد فرمایا:۔

فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (آلِ عمران ۳۱)	پس تم میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

ان سب آیات میں مطاع اور مقتدا رسیّدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ کی اطاعت، آپ کی اتباع، اللہ تعالیٰ ہی کی اتباع ہے۔

اور آپ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (پ۱۸، سورۃ النور۔ آیت ۶۳)	پس ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہیں وہ فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔

بلکہ بعض آیاتِ قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ اور سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بجائے دو ضمیروں کے ایک ضمیر کو ذکر فرمایا:۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ	اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ

إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ٥

(سورۃ التوبۃ - آیت ۶۲)

سلّم) اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کو راضی کیا جائے۔ اگر یہ ایماندار ہیں۔

یعنی بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے :- وَاللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَحَقُّ أَنْ يُّرْضُوهُمَا یہ ارشاد فرمایا :- أَحَقُّ أَنْ يُّرْضُوهُ — یہ واحد کی ضمیر ہے مگر مرجع اس کا دونوں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

حافظ ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا۔

فَوَحَّدَ الضَّمِيرَ

(الصارم - ص ۴۱)

قرآن عزیز نے دونوں کے لئے ایک ضمیر ارشاد فرمائی۔

اسی طرح ایمان کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فیصلہ پر راضی ہو، ارشاد فرمایا:-

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُولُهٗ إِنَّا إِلَى اللّٰهِ رَاغِبُونَ ٥

(سورۃ التوبۃ - آیت ۵۹)

اور اگر وہ راضی ہوجاتے اس پر جو ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) نے عطا فرمایا ہے اور کہہ دیتے کہ ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اپنے فضل سے دے گا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔ از بیان محمد اقبال

عشقِ نبوی سے سرشار اپنی مبارک کتاب "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب" صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو اُمّت کے ذمّہ ہیں، ان میں اُہمّ الحقوق محبت ہے اور متابعت فی الاصول والفروع ہے"۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت میں مندرج ہے اور یہ ایسا حق ہے جس کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (الآیہ)

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق ایک مستقل فصل تحریر فرمائی ہے۔ اس کے بعد ایک فصل دوسرے حق یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و احترام و ادب کے وجوب میں تحریر فرمائی ہے اور یہ ایک ایسا حق ہے جس کے متعلق حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الصارم" میں فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء، تعظیم اور توقیر کے نہ ہونے سے سارا دین ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور فصل ایک مخصوص حق درود شریف بھیجنے کی فضیلت میں تحریر فرمائی ہے۔

درود شریف اللہ پاک کے حکم "صَلُّوْا" کی ادائیگی کے لحاظ سے اللہ جل شانہ کے حقوق میں بھی داخل ہے۔ اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں بھی داخل ہے۔ جیسا کہ ذکرِ رسول ذکر اللہ بھی ہے! اور اسی فصل سے ملحق آپ

صلی اللہ علیہ وسلم سے توسّل حاصل کرنے کی فصل تحریر فرمائی اور توسّل کے متعلق فرمایا کہ توسّل ایک خاصیت میں درود شریف کا ہم اثر ہے کہ دونوں سبب ہیں دعا کے اقرب الی الاجابہ ہونے میں۔ یعنی درود شریف سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور توسل سے بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخبار و آثار کی کثرتِ ذکر و تکرار یعنی ذکر شریف کی مشروعیت و مطلوبیت کو بیان فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اور حدیثِ پاک میں ہے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔ اسی طرح پھر دیگر حقوق مثلاً اہل بیتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت، اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اور علماء ورثۃ الانبیاء علیہم السلام کی محبت و فضائل تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔

اسی طرح قرآنِ پاک اور احادیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر بہت سے خصائص ثابت ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے ناموں میں سے کئی نام اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے جیسے رؤف، رحیم وغیرہ۔ آپ کی غایت شرافت کی بنا پر آپ کا ذاتی نام لے کر نہیں پکارا۔ آپ کی جان کی قسم کھائی۔

یہ خصائص چاہے قرآنِ پاک میں ہوں یا بخاری و مسلم میں ہوں اور ان خصائص کے علاوہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب اور تعظیم و توقیر کا جو نمونہ پیش کیا ہے، اور آپ کی ذاتِ اقدس سے (جیسے موئے مبارک، پسینہ مبارک) اور آپ کی مستعملہ اشیاء سے (جیسے جبّہ مبارک) تبرک حاصل کیا ہے ان کو سنکر ناقص توحید والوں کے دلوں میں نعوذ باللہ شرک کے شکوک پیدا

ہوتے ہیں۔ کیونکہ توحید کا حصول اور کمال تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا پورا ایمان لانے ہی سے حاصل ہوتا ہے کہ آپ ہی مکمّل التوحید ہیں۔

ادب و تعظیم کے بارے میں یہ شکوک عبادت اور ادب میں فرق نہ کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ غیر اللہ کی عبادت خواہ وہ شعائر اللہ ہی ہوں، بے شک شرک ہے۔ لیکن ہر وہ عمل (جبکہ وہ عبادت کے لئے مشروع نہ ہو) جس میں ادب و احتیاج اور تعظیم و توقیر اور محبّت پائی جائے اس کو عبادت نہیں قرار دے سکتے جب تک کہ وہ عبادت کی نیت سے نہ کیا جائے۔ اسی لئے اعظم شعائر اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذراسی بے ادبی پر شدید وعیدیں سنائی گئیں۔

لہٰذا ہم کو ادب اسی قدسی جماعت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے سیکھنا چاہیئے جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لئے منتخب فرمایا۔ اور ان کے ادب و تعظیم کی تعریف اپنے کلام پاک میں فرمائی۔ اور ان کو ہمارے لئے اتباعِ سنت میں مقتدا بنایا۔ (ادب و تعظیم اور عبادت کے درمیان فرق کی تفصیل کتاب "عقیدہ اور عقیدت" میں ملاحظہ فرمائیں)

جو لوگ اطاعتِ رسول کو اطاعتِ خدا کے مخالف تصور کرتے ہیں، اللہ تعالےٰ ان کے کفر کی اطلاع اس طرح دیتا ہے۔ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ (الآیہ) (ترجمہ) اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ میں ایک راہ تجویز کریں، ایسے لوگ ہی ہیں اصل کافر۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالےٰ نے اپنے کمالات اور محاسن کا مظہرِ کامل بنایا۔ خدائی مخصوص صفات اُلوہیت، ربوبیت، صمدیت یکتائی اور کبریائی کے علاوہ جو صفاتِ کمال کسی بشر کو عطا کی جاسکتیں، ان سب کو جسدِ اطہر میں ودیعت رکھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات اور حسن کا پورا مظہر بنا کر اپنا حبیب بنالیا۔ حضرت نانوتوی رح فرماتے ہیں ؎

تو آئینہ ہے کمالاتِ کبریائی کا
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار

رسول ماننے کے ساتھ ساتھ جب آپ کی مندرجہ بالا خصوصیات کا یقین ہوگا تو مؤمن کی زبان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء اور دل میں تعظیم واحترام ضرور آئے گا اور دل میں محبت پیدا ہوگی اور آپ کا اتباع نصیب ہوگا ایسا مؤمن آپ کا کثرت سے ذکر کرے گا اور خود کو بیحد آپ کے زیرِ بارِ احسان پائے گا۔

حقوق کی ادائیگی کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مَدح وثناء، آپ کا ادب وتعظیم، آپ سے محبت اور آپ کا اتباع آپ کا ذکر و دعا یہی چیزیں حقوق المصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہی درود شریف کا حاصل ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

درود شریف کے مطالب میں علماء کرام کے اقوال

۱۔ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں اس کے امتثالِ حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو ہم پر ہیں، ان میں سے کچھ کی ادائیگی ہے۔

۲۔ حافظ عزّ الدین ابن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہم جیسا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں محسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے بڑھ کر کوئی مُحسنِ اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے۔ اللہ جل شانہٗ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے، اس لئے ہم نے اللہ جلّ شانہٗ سے درخواست کی کہ تُو اپنی شان کے مطابق مکافات فرما۔

کہ نبیؐ طاہر پر ربِّ طاہر کی طرف سے درود ہو۔ لیکن اللہ پاک تو خود ہی مسلسل دُرود بھیج رہے ہیں، اس لئے ہماری عرض یعنی درود شریف بھیجنے کی درخواست کے مطلب میں صاحب "روح البیان" لکھتے ہیں کہ علماء نے لکھا

ہے کہ مؤمنین کے درود کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے اوصافِ جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف ہے۔ یہ اس طرح کہ کثرتِ درود شریف سے شدّت محبت پیدا ہو کر اتباع کی توفیق ہوگی۔

۳۔ علّامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کثرتِ درود شریف محبّت کی علامات میں سے ہے۔ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ۔ یعنی جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے، اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔

اِن سب مطالب کا حقوق النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہونا پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ (از فضائلِ درود شریف)

ایک لطیف اور روح پرور نکتہ

مشائخ فرماتے ہیں کہ ساری عبادتوں میں قبول اور عدمِ قبول کا احتمال ہے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود شریف قبول ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم گنہگاروں کی یہ عبادت باوجود ناقص ادائیگی کے اِن شاء اللہ قبول ہے۔ اور اس پر منصوص وماثورہ فضائل پورے پورے حاصل ہوں گے۔ وجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالٰے نے اپنے اس عمل میں جس کو وہ خود کرتے ہیں مؤمنین کی شرکت فرض کر دی۔ لہٰذا اس عبادت کی شرافت اور قبولیت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ جب کہ اعمال کو قبول کرنے والی کریم ذات نے ہمارے ناقص عمل کو اپنے عمل کے ساتھ خود ملایا۔

اَدِمِ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
فَقَبُوْلُھَا حَتْمٌ بِدُوْنِ تَرَدُّدٍ
اَعْمَالُنَا بَیْنَ الْقُبُوْلِ وَرَدِّھَا
اِلَّا الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ

۵۔ دُرود شریف مبطلِ شرک و مکمّلِ توحید

دُرود شریف کے حکم میں علاوہ فضائل اجر و ثواب اور ادائے حقوقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمائے کرام نے بعض حکمتیں بھی بیان فرمائی ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ دُرود شریف محبوب حق تعالیٰ شانہٗ کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمتِ خاصہ کاملہ کی درخواست ہے۔ جس طرح یہ درخواست مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کا ذریعہ بنتی ہے، اسی طرح اس سے سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے شرفِ خاص عبدیتِ کاملہ کا اظہار بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاصہ کاملہ کی اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ضرورت ہے۔ لہٰذا درود شریف کے پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی صمدیت کا اقرار بھی ہے جس سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے اور توحیدِ خالص حاصل ہوتی ہے۔

اسی طرح درود شریف کے حکم کی بجاآوری میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت، ان کی عظمت اور اپنے عجز کا اظہار ہے۔ محبوبیت اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جو اَحد و صَمَد و غنی ہے وہ اپنے حبیب پر مسلسل درود

بھیجتی ہے۔ اور ہمارا عجز اس لئے کہ بندہ حقیر ناچیز اس عظیم حکم کے حق واجب کی ادائیگی سے قاصر ہونے کی وجہ سے خود آمر اللہ جلّ شانہٗ ہی سے اس عمل کی (درود بھیجنے کی) درخواست کرتا ہے۔

۶۔ سلوک، تربیّت اور دُرود شریف

جس طرح درود شریف حقوق کی ادائیگی کا ذریعہ ہے، اسی طرح اس کی کثرت سلوک و تربیت میں بڑا اثر رکھتی ہے۔ مشائخِ سلوک کا مجرب ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس کی غیر معمولی کثرت سے دل میں ایک نُور پیدا ہوتا ہے جو تربیتِ باطنی میں مرشدِ کامل کا کام دیتا ہے۔ تاہم یہ عمل بھی کسی کامل کے زیرِ نگرانی ہو تو بہتر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

۷۔ قیامت تک مومنین کے نورِ قلب کا ذریعہ:۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تفسیر مظہری میں سورۂ احزاب کی آیت ۴۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ سراج منیر آپ کی صفت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قلب سے منور ہوتے ہیں۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اس عالم میں آپ کی صحبت پائی وہ ساری امت سے افضل و اعلیٰ قرار پائے کیونکہ ان کے قلوب نے قلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ عیاناً فیض اور نور حاصل کیا، باقی امت کو یہ نور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واسطے در واسطہ ہو کر پہنچا۔ پھر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع معارف القرآن ج ۷، ص ۱۸۹ پر مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ "قیامت تک مومنین کے قلوب آپ کے قلب مبارک سے استفاضہ نور کرتے رہیں گے اور جو جتنی محبت و تعظیم اور درود شریف کا زیادہ اہتمام کرے گا اس نور کا حصہ زیادہ پائے گا۔

درود شریف اور حقوق اللہ

حق تعالیٰ و تقدس سے بندوں کا ایک تعلق محبت و عشق کا بھی ہے۔ اس تعلق کا ایک مظہر حج ہے جو کہ صاحبِ استطاعت مومن پر عمر میں ایک دفعہ فرض ہوتا ہے۔ پھر کوئی جتنی بار کرے نفل ہوگا۔

اسی طرح حق تعالیٰ و تقدس کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص محبت کا تعلق ہے جس کا مظہر درود شریف ہے جو کہ تمام مومنین پر ایک دفعہ فرض پھر بار بار واجب ہوتا ہے۔ ان دونوں حکموں کی عدم ادائیگی اور لاپرواہی پر لرزہ خیز وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ آپ کا ذکرِ مبارک سننے پر درود شریف نہ پڑھنے والے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہلاکت کی بد دعا کی اور آپ نے اس پر آمین کہہ کر بد دعا کو حد درجہ سخت کر دیا اور دوسری حدیث میں درود نہ پڑھنے والوں کو بدبختی اور شقاوت اور جنت کا راستہ بھولنے والا، جہنم میں داخل ہونے والا، ظالم اور بخیل اور قیامت کے دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کو دیکھنے سے محروم فرمایا گیا۔ جبکہ درود شریف کو اپنی ساری دعاؤں کی بجائے مقرر کرنے والے کے متعلق یہ ہے کہ اس کی دنیا اور آخرت کی ساری فکروں کی کفایت ہو جائے گی اور گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

حضرت امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک نماز میں آخری تشہد

میں درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اگر کوئی قصداً یا سہواً چھوڑ دے، اس کی نماز نہ ہوگی۔ اور اسی پر اہلِ نجد کا عمل ہے۔ اسی طرح جمعہ کے دونوں خطبوں میں بھی صلوٰۃ وسلام ضروری ہے۔ حنابلہ اور اہلِ نجد کے نزدیک (کذا فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لفضیلۃ الشیخ عبداللہ بن محمد بن زاحم امام وخطیب المسجد النبوی الشریف ونائب رئیس المحاکم الشرعیہ بالمدینۃ المنورۃ)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

درود شریف اور حقوق العباد

حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہٗ اپنے رسالہ فضائل درود شریف میں قرآن پاک کی آیت شریفہ کے علاوہ فضائل کی روایات تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ واتباعہ وبارک وسلم کے اُمت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کے حق کی ادائیگی ہو سکتی ہے، اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا وہ کم تھا۔ چہ جائیکہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے لطف وکرم سے اِس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر وثواب اور احسانات فرمادیئے۔

لمحۂ فکریہ حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ "کوئی اپنا حق معاف کر دے لیکن اپنے محبوب کا حق معاف نہیں کرتا" کہ یہاں معاف کرنا آئین محبت کے خلاف ہے۔ اس لئے یہاں پر محبوب کو اپنے پاس سے دیکھ اور راضی کر کے ان کے حق میں کوتاہی کرنے والے کو معاف کر دینا بھی متصور نہیں ہو سکتا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاف نہ فرمانا یوں ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا، آپ کا اتباع اور آپ کی مدح وثناء کرنا جو کہ مومنین کے درود شریف کا حاصل ہے، کا تعلق اُمت کے دین وایمان سے ہے

نہ کہ صرف ذاتِ اقدس سے۔

اللہ کے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذاتِ پاک کے بارے میں کبھی بھی کسی سے انتقام نہیں لیا اور نہ کسی پر غصہ فرمایا لیکن دین کے معاملہ میں معاف نہیں کیا جب تک کہ بدلہ نہیں لے لیا۔ اور دینی معاملہ میں اِس رؤف و رحیم، حلیم و شفیع، اکریم اور سراپا رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا، چہرۂ انور غصہ سے سُرخ ہو جاتا اور دونوں پیارے پیارے اَبرؤوں کے درمیان ایک رَگِ مبارک تھی جو غصہ کے وقت نمایاں طور پر اُبھر جاتی تھی۔

جہاں تک درُود شریف کا تعلق اور اس کا فائدہ ذاتِ اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، تو کوئی درُود بھیجے یا نہ بھیجے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اللہ تعالےٰ ہی کا مسلسل درُود بھیجنا کافی ہے۔ اور بندوں کے درُود بھیجنے کا مطلب اپنے تقرب اور اپنے نفع کی خاطر اسی عمل کی درخواست کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کر رہی رہے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے پاک فرشتے بھی کر رہے ہیں لیکن ذاتِ اقدس کی تعریف و تکریم اور احترام و اَدب، محبّت و عظمت وغیرہ اُمور کا تعلق بندوں کے دین و ایمان سے بھی ہے۔ جن میں کوتاہی کرنے سے دین رخصت ہو جاتا ہے، اور رسالت کے احکام ہی ساقط ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے اِس پہلو کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ محبت کی کمی کو ایمان کے منافی قرار دیا۔ اِرشاد ہے:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ

وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

اور درُودِ پاک کے حکم کی ادائیگی میں محبت اور اکرام، ثناء اور ذکرِ اللہ اور دُعا اور احسانمندی کا اظہار جملہ ضروری دینی امور بھی شامل ہیں۔ جیساکہ آگے آرہا ہے۔ اِس لئے اس حق میں کوتاہی کرنے والے کے لئے سراپا رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعائیں دی ہیں اور اپنی پیاری امت کو وعیدیں سُنائی ہیں۔ جن کی کچھ تفصیل رسالہ "فضائل درُود شریف" میں ملاحظہ فرمائیں الحاصل جس معاملہ میں اپنا سفارشی ہی دعویدار ہو، وہاں کسی صورت میں معافی کا تصور نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار حقوق میں سے اس ایک حق یعنی درود شریف کا حکم اس شاندار تمہید کے ساتھ دیا کہ ایسے اہتمام سے اور کوئی بھی حکم نہیں دیا۔ ارشاد ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

یعنی مومنین کو خطاب فرمایا۔ پھر حکم دینے سے پہلے اِس اَمر کو فرمایا کہ میں مسلسل درود بھیجتا ہوں اور میرے فرشتے بھی بھیجتے ہیں، اے مومنو! تم بھی درود بھیجو اور سلام بھی۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس حق کی ادائیگی یعنی درود

بھیجنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وجد آفریں بشارتیں سنائیں ۔ مثلاً دس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہونا، دس گناہ معاف ہونا، دس درجے بلند ہونا وغیرہ ۔ اور درود کا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہونا، پھر آپ کا بھیجنے والے کے لئے دعا فرمانا اور استغفار کرنا اور آخرت کی ہر منزل میں اپنے قرب کی بشارت دینا اور خود درود شریف کا بھیجنے والے کے لئے استغفار کرنا اور درود کا بارگاہِ رب العزت میں ہمیشہ قبول ہونا وغیرہ ۔ یہ سب فضائل رسالہ "فضائل درود شریف" میں ملاحظہ فرمائیں ۔

علامہ سخاوی رح لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جلّ شانہٗ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمۂ شہادت میں شریک کیا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ایسے ہی آپ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اُذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے ۔

اندازِ محبت جواد و کریم غنی و شکور جلّ شانہٗ نے اپنے ذکر کرنے والے کے متعلق تو فرمایا اُذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ اور حدیثِ پاک میں (جیسا عمل ویسی جزا کے ضابطہ کے تحت) یوں آیا ہے کہ اگر تم اپنے جی میں یاد کرو گے تو میں بھی اپنے جی میں یاد کروں گا اور مجمع میں یاد کرو گے تو میں بھی فرشتوں کے مجمع میں یاد کروں گا ۔ یعنی جس طریقہ سے تم یاد کرو گے اس کی جزا میں

مَیں بھی تم کو اسی طرح یاد کروں گا۔ لیکن حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیثِ پاک میں یوں آیا ہے کہ جو ان پر ایک دفعہ درُود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے، دس گناہ معاف کریں گے، دس درجے بلند کریں گے۔ فتدبّر۔

بھلا انسان اور خالقِ انسان کے درود میں کیا نسبت۔ یہ تو محض اس کا فضل ہے اور اپنے حبیب کی امت کی تکریم ہے اور نوازنے کا بہانہ ہے

علامہ سخاوی رحؒ نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ درُود شریف کی کثرت اہلِ سنت ہونے کی علامت ہے۔ اس مسئلہ کو نہ سمجھنے والے بدعتی معتزلی وغیرہ سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ ان بدبختوں کو خبردار ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے متعلق فرمایا وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق خود ارشاد فرمایا اَلَا وَ اَنَا حَبِيْبُ اللهِ۔ یعنی یاد رکھو میں اللہ کا حبیب ہوں

مقامِ عبرت حضرت مجدد صاحبؒ فرماتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ فیوض ربانی وقت کے قطب کے ذریعہ پہنچتے ہیں خواہ فیض حاصل کرنیوالا قطب سے واقف ہو یا نہ ہو۔ لیکن اگر وہ قطب کے خلاف ہو تو اس کو فیض نہیں پہنچتا۔ حتّٰی کہ اگر خود قطب اپنے مخالف کو فیض پہنچانا چاہے تو اللہ کریم نہیں پہنچاتا، اپنے فیض کو روک لیتا ہے۔ اِس لئے کہ جو قطب کے خلاف ہوا اس نے سرکاری عہدہ کا احترام نہیں کیا۔

اس سے سمجھ لیں کہ پھر سید المرسلین، حبیب رب العالمین کے حقوق

میں کمی کرکے ان کی ناراضگی اور بددعا لینے والے کے ایمان کا کیا حشر ہوگا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام انبیاء کے سردار اور امام ہیں۔ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ اپنے مشہور و مقبول قصیدہ میں فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ یہ ہے:-

تمام انبیاء علیہم السلام آپ ہی کے دریائے معرفت سے ایک ایک چلّو بھرنے والے ہیں۔ اور آپ آفتاب ہیں باقی انبیاء سب ستاروں کی مثل آپ ہی سے روشنی لیتے ہیں۔

اسی مضمون کو حضرت نانوتوی قدس سرہٗ بہت ہی لطیف انداز میں قصیدۂ بہاریہ میں فرماتے ہیں:-

تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی
تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

محبت و اتباع، مدح و ثنا اور تعظیم و توقیر اور کثرتِ ذکر اور درود۔
یہی چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعظم حقوق ہیں اور
یہی چیزیں ایمان کے لئے لازم ہیں اور
یہی چیزیں درود شریف کا حاصل ہیں یا وہ ان کے حصول کا سبب ہے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

درود شریف

کائنات ارضی و سماوی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت اور رفعتِ شان کا مظہر

قطب العالم حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ "فضائل درود شریف" میں فرماتے ہیں۔

درود شریف کے فضائل میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہٗ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کا پاک ارشاد اور حکم ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ	بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت
عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	بھیجتے ہیں ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝	ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو۔
(پ ۲۲ - ع ۳)	اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (بیان القرآن)

ف حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے۔ نماز، روزہ، حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے۔ لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں، تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف، اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف

کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اے مؤمنو! تم بھی درود بھیجو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔ پھر عربی دان حضرات جانتے ہیں کہ آیتِ شریفہ کو لفظ اِنَّ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے، اور صیغۂ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر۔ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ آیتِ شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر، دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اھ۔

صاحب روح البیان لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقامِ شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب ان کی دعا کرنا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لئے اور حضور کی امت کے لئے استغفار۔ اور مومنین کے درود کا مطلب حضور کا اتباع اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضور کے اوصافِ جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہٗ نے حضورؐ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا۔ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس

اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہٗ خود بھی شریک ہیں۔ بخلاف حضرت آدم کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا ؂

عقل دور اندیش میداند کہ تشریفے چنیں
ہیچ دیں پرور ندید و ہیچ پیغمبر نیافت

؂ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ
بِھٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

یہاں ایک بات قابلِ غور ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیتِ شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہٗ کی طرف اور اس کے فرشتوں کی طرف اور مؤمنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں، جیساکہ صاحبِ رُوح البیان کے کلام میں بھی گذر چکا۔

علماء نے لکھا ہے کہ آیتِ شریفہ میں حضور کو نبی کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا، محمد کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا۔ جیساکہ اور انبیاء کو ان کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غایتِ عظمت اور غایتِ شرافت کی وجہ سے ہے۔

علماء نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں۔ ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ شانہٗ اور فرشتوں اور مؤمنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثنا و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے۔ پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب

ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مراد لی جائے گی۔ اللہ جل شانہٗ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و اکرام کرتا ہے۔ اور فرشتے بھی صلوٰۃ بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبے کے موافق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اس کا آپ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے۔ اور فرشتوں کا درود ان کا دعا کرنا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یُبَرِّکُوْنَ نقل کی گئی ہے۔ یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں"۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے بندوں پر ظاہر کیا ہے کہ ان کے نزدیک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رتبہ ہے اور کیا شان ہے کہ اللہ جل شانہٗ اور ملائکہ مقربین ملأ اعلیٰ میں آپ کی ثناء کرتے ہیں۔ پھر ملأ سفلیٰ میں اسی درود کا حکم فرمادیا۔ تاکہ عالم علوی سے عالمِ سفلیٰ تک ہر جگہ آپ کی تعریف اور ثنا سے گونج اٹھے اور زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا محبوبیت اور رفعتِ شانِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے معطّر اور منور ہو جائے۔

○ آیتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء، تعظیم و رحمت و شفقت کے ساتھ کرنا۔ جس کو زبانِ عشق میں کہا گیا ہے "اللہ کا دلارا اپنے پیارے پر"

چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اِس لئے اس تعظیم وتشریف اور تعریف کی نہ کوئی حد ہو سکتی ہے اور نہ کوئی اس کی حقیقت کو پا سکتا ہے۔

○ درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اس شاندار تمہید کا مقصد علمائے نے یہ بیان کیا ہے کہ مؤمنین یہ جان لیں کہ کائنات کی ہر چیز تو اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تعریف بیان کرتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ (اسراء) لیکن اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء و تعریف کرتا اور رحمتِ خاصہ مسلسل بھیجتا ہے۔ اور فرشتے بھی ہر وقت اس کی دعا میں مشغول رہتے ہیں۔ اہلِ محبت اس کو اللہ تعالیٰ کا اپنا وظیفہ کہتے ہیں۔ اسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ اور آپ کی محبوبیت عند اللہ ظاہر ہوتی ہے

کس کی طاقت ہے کہ مدحت میں زباں کھول سکے
جب خدا آپ ہو قرآں میں ثنا خواں اُن کا

○ امامِ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے ذریعہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت کو بیان کیا گیا ہے کہ آپ ہر حال میں بلند مرتبہ ہیں۔ اور اگر آپ کے بارے میں یا آپ کی ازواجِ مطہرات کے بارے میں کوئی غلط عقیدہ یا احترام و توقیر میں کوتاہی کی نجاست کسی کے اندر ہو تو اس آیت کے ذریعہ اس کو دور کیا گیا ہے۔

اس تمہید کے بعد اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا کہ تم لوگ بھی میری محبت کے اظہار میں شامل ہو کر رحمتِ کائنات و رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر

خوب درود وسلام بھیج کر میری خصوصی رحمت کے مورد بن جاؤ۔ اور میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور ان کا اتباع کر کے تم بھی میرے محبوب بن جاؤ۔

سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو کیسی سعادت بخشی اور اس کا حاصل کرنا فرض کر دیا۔

○ مؤمن اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں اور اپنے محسنِ اعظم کی محبت کے اظہار میں کبھی تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے ساتھ اللہ پاک کے دربار میں درُود بھیجنے کی درخواست کرتا ہے اور کبھی دربارِ رسالت میں اچھے اچھے القاب کے ساتھ مخاطب ہو کر آپ کے لئے اللہ تعالےٰ سے مانگتا ہے جس سے توقیر و تعظیم کا اظہار ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی درُود شریف کا مقصود ہے۔ جیسے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اور کبھی صیغہ غائب کے ساتھ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رٹ لگا کر دونوں داروں باروں سے رحمتیں، برکتیں اور توجہات حاصل کرتا ہے۔ اور صحابۂ کرامؓ کے سوال پر کہ کس طرح درُود پڑھا جائے؟ جواب میں اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو درود اپنی زبانِ مبارک سے تلقین فرمائے، اِن میں مشہور درُودِ ابراہیمی ہیں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبوبیتِ عامہ کے مظاہر

کل کائنات کے وجود کی اصلیت نورِ محمدی (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ہونا حدیث سے ثابت ہے۔ اور خالقِ کائنات جل شانہٗ کی طرف سے

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ یعنی اظہارِ محبت دائم اور مستمر ہے جس کا اثر (مؤمنین) انسانوں سے متجاوز ہو کر کل کائنات میں جاری وساری ہو گیا۔ چنانچہ سیّد الکونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس محبوبیتِ عامہ کا اثر انسانوں سے گذر کر حیوانوں اور جمادات و نباتات تک پہنچ گیا۔ البتہ جو مریضِ قلب شقاوتِ ازلی کی وجہ سے جانوروں اور پتھروں سے بھی گئے گذرے ہیں، ان میں نہیں آیا۔

چنانچہ حجۃ الوداع میں سیّد الکونین حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے قربان ہونے کے لئے (قربانی کے وقت) اونٹوں کا ایک دوسرے سے بڑھ کر پیش ہونا کہ ہر ایک جلد قربان ہونا چاہتا تھا۔ اور زبانِ حال سے کہتا تھا ؎

سر بوقتِ ذبح اپنا ان کے زیرِ پائے ہے
یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

اور کھجور کے تنہ (اسطوانہ حنّانہ) کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی جدائی میں اِس زور سے رونا کہ مسجد گونج گئی، درختوں کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا سلام کرنا اور آپ کی رسالت کی شہادت دینا حضور اقدس خاتم النبیین صلّی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے لئے جنگلی درندوں کا مطیع ہونا اور ان کے لئے دریاؤں کا مسخّر ہونا وغیرہ بے شمار واقعات جو کُتُبِ احادیث میں مشہور ہیں، اسی محبوبیتِ عامہ کا پتہ دیتے ہیں۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جَبَلِ اُحد کی طرف اشارہ کر کے

فرمایا ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ (یہ پہاڑ ہم سے محبّت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبّت کرتے ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

کائنات ارضی وسماوی میں دُرودشریف پڑھنے والے کا ذکرِ خیر۔

کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی
محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے

شیخ الاسلام ابن قیمؒ رحمۃ اللہ جلاء الافہام میں دُرودشریف کے ثمرات میں تحریر فرماتے ہیں (درودشریف) زمین وآسمان والوں کے درمیان اللہ تعالےٰ کی طرف سے اچھے ذکر کی بقار کا سبب ہے۔ کیوں کہ درود پڑھنے والا اللہ تعالےٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثنار اور اکرام وتشریف کا طالب ہوتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جیسا عمل ہوتا ہے ویسا ہی بدلہ ملتا ہے تو درودشریف پڑھنے والے کو بھی اس کا حصّہ ضرور حاصل ہوگا (انتہیٰ)

ہوسکتا ہے کہ اسی وجہ سے کثرت سے دُرودشریف پڑھنے والا اصلحار میں محبوب ہوتا ہے اور اس سے بھی محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں اور اپنے دشمنوں پر غالب رہتا ہے وغیرہ ثمرات حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ ان ثمرات کی مخالف موجبات کا غلبہ نہ ہوجائے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جلاء الافہام

درود شریف کے فوائد و ثمرات

اب ہم جلاء الافہام کے چوتھے باب سے درود شریف کے متعلق ان فوائد وثمرات سے چند نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت شیخ الاسلام الحافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فضائلِ درود کی صحیح احادیث نقل فرمانے کے بعد ان احادیث کے ثمرات و فوائد کے طور پر بیان فرمائے کہ ان فوائد سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ درود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر تمام حقوق کی ادائیگی کا ذریعہ ہے۔

○ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود پڑھنا:

آپ کے حقوق میں سے بہت ہی قلیل حق کی ادائیگی ہے اور اس نعمت کا شکر ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے ہم پر انعام کیا۔ حالانکہ جس کے آپ مستحق ہیں، وہ نہ علم میں آسکتا ہے نہ اس کی ادائیگی پر کوئی قادر ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس کا ارادہ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندے سے تھوڑے ہی شکر اور تھوڑی ہی ادائیگی حق پر راضی ہو جاتے ہیں۔

○ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دوام محبت اور اس میں خوب ترقی کا سبب ہے۔ اور یہ چیز ایمان کی کڑیوں میں سے ایسی کڑی ہے کہ جس

کے بغیر ایمان پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ بندہ جتنا جتنا محبوب کے ذکر میں کثرت کرے گا اور محبوب کو اپنے قلب میں مستحضر کرتا رہے گا۔ نیز محبوب کے محاسن اور وہ باتیں جو محبوب کی محبت پیدا کریں، ان کا استحضار کرتا رہے گا، اتنی ہی محبت بڑھتی رہے گی اور محبوب کی تڑپ اور شوق ترقی کرتا رہے گا اور تمام قلب پر غالب ہو جائے گا۔ اور اگر محبوب کے ذکر اور قلب میں محبوب کے محاسن کے احضار سے اعراض کرے گا تو محبتِ قلبی میں کمی ہو جائے گی۔ محبّ کی آنکھوں کی ٹھنڈک رؤیتِ محبوب سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ اور محبّ کے قلب کی ٹھنڈک، محبوب کے ذکر اور محبوب کے محاسن کے اظہار سے بڑھ کر اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ چیز جب قلب میں قوت پکڑلے گی تو محب کی زبان پر محبوب کی مدح وثنا اور محبوب کے محاسن کا ذکر خود ہی جاری ہو جائے گا اور اس چیز میں کمی زیادتی محبت میں کمی زیادتی کے اعتبار سے ہوگی۔ اور یہ چیز محسوس ہے اور مثل مشہور ہے:

"مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ۔

اور اس عظیم ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے بارے میں بہت حق اور بہت عمدہ کسی نے کہا ؎

لَوْ شُقَّ عَنْ قَلْبِیْ فَرْیٰ وَسْطَهٗ
ذِكْرُكَ وَالتَّوْحِيْدُ فِیْ شَطْرِهٖ

(ترجمہ) اگر میرے دل کو چیرا جائے تو دیکھنے والا یہ دیکھے گا کہ اس کے نصف حصہ میں آپ کا ذکر ہے اور نصف حصہ میں توحید ہے۔

تو یہ ہے قلب مومن کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسول کا ذکر اس طرح لکھے ہوئے ہیں کہ بالکل نہیں مٹائے جا سکتے۔ اور چونکہ کسی چیز کی کثرتِ ذکر اس کے دوام محبت کا سبب ہوتی ہے اور نسیان زوالِ محبت یا اس میں کمی کا سبب ہوتا ہے (مدح و ثناء، ذکر، سب اُمور درود شریف سے حاصل ہوتے ہیں)

○ درُود شریف حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا بندے سے محبت کرنے کا سبب ہے۔ کیونکہ جب یہ آپ سے محبت کی زیادتی کا سبب ہے، تو آپ کی درُود پڑھنے والے سے محبت کا بھی سبب ہے۔

○ بندے کی ہدایت اور حیاتِ قلبی کا سبب ہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ درُود شریف پڑھے گا اور جتنا زیادہ آپ کو یاد کرے گا اتنا ہی آپ کی محبت بندے کے قلب پر غالب ہوتی جائے گی یہانتک کہ آپ کے اوامر کو قبول کرنے میں قلب کو کوئی معارضہ نہیں ہوگا۔ اور نہ آپ کی لائی ہوئی کسی چیز میں شک باقی رہے گا۔ بلکہ آپ کی شریعت قلب میں ایسی ہو جائے گی گویا لکھی ہوئی ہے، جس کو ہر وقت پڑھتا رہے۔ اور اس سے ہدایت و فلاح اور قسم قسم کے علوم کا اقتباس کرتا رہے اور جتنی جتنی اس بارے میں بصیرت و قوت اور معرفت بڑھتی رہے گی۔ درُود شریف کی کثرت میں بھی زیادتی ہوتی

رہے گی۔

- یہ درُود شریف اللہ تعالےٰ کے ذکر اور اللہ تعالےٰ کے شکر کو بھی شامل ہے اور آپ کو مبعوث فرما کر جو اللہ تعالےٰ نے بندوں پر احسان کیا ہے اس کی معرفت کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ذکر اور اللہ تعالیٰ سے اس سوال پر مشتمل ہے کہ وہ آپ کو آپ کی شایانِ شان بدلہ دے جیسا کہ اس میں ہمیں اپنے رب اور اس کے اسماء وصفات کی معرفت ہوتی ہے اور مرضیٔ رب کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اور اس کی بھی معرفت ہوتی ہے کہ ہمیں آخرت میں کیا ملے گا۔ گویا یہ درود پورے ایمان ہی پر مشتمل ہے۔
- بلکہ یہ درود جس رب سے دعا کر رہے ہیں، اس کے اقرار، اس کے علم وسمع، قدرت وارادہ، صفات وکلام سب کو مشتمل ہے نیز بندوں کی طرف رسول بھیجنا اور آپ کی دی ہوئی تمام خبروں کی تصدیق اور آپ کی کمالِ محبت کو مشتمل ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہی باتیں اصولِ ایمان ہیں۔
- پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود پڑھنا بندے کے ان سب باتوں کے جاننے اور ان کی تصدیق کرنے اور آپ کی محبت پر مشتمل ہے۔ لہٰذا درُود پڑھنا افضلِ اعمال میں سے ہوا۔
- بندے کی طرف سے درود بھیجنا یہ دُعا ہے اور بندے کی دُعا اور اپنے رب سے سوال کرنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ بندہ اپنی حوائج

اور دن رات کی ضروریات کا سوال کرے۔ یہ دُعا اور سوال ہے۔ اور اپنے محبوب و مطلوب کو ترجیح دینا ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب و خلیل کی ثنا کرے۔ اس کی شرافت و بزرگی کو بڑھائے۔ اس کے ذکر کو اور اس کے ذکر پر ترجیح دے اور اسی کے ذکر کو بلند کرے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ بھی پسند کرتے ہیں۔ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بھی پسند کرتے ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے والا اپنے سوال اور اپنی رغبت و طلب کو اللہ اور اس کے رسول کی پسند کی طرف پھیر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پسند کو اپنی ضروریات اور محبوبات کی طلب پر مقدم کرتا ہے۔ بلکہ یہی مطلوب بندے کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور ہر چیز پر مقدم ہوتا ہے۔ پس اس نے گویا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پسند کو ہر چیز پر مقدم کر دیا (اور قاعدہ یہ ہے) کہ جیسا عمل ہوتا ہے اسی طرح کا بدلہ ملتا ہے۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کو غیر پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ بھی اس کو غیر پر ترجیح دیں گے، اور اس کو یوں سمجھ لیا جائے کہ لوگ بادشاہوں اور رئیسوں کے پاس تقرب اور منزلت حاصل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ جب دیکھتے ہیں کہ فلاں آدمی بادشاہ یا رئیس کے نزدیک زیادہ محبوب ہے تو بادشاہ یا رئیس سے اس پر اور

انعام واکرام کا سوال کرتے ہیں۔ اور جتنا اس محبوب کے اکرام وتشریف کو چاہتے ہیں، اتنا ہی بادشاہ اور رئیس کے پاس اس کی قرب و منزلت بڑھتی ہے۔ کیونکہ بادشاہ ورئیس یہ جانتا ہے کہ یہ شخص میرے محبوب کی تکریم وتشریف اور انعام کو چاہتا ہے۔

پس بادشاہ اور رؤسا کے پاس وہی زیادہ محبوب ہوتا ہے جو ان کے محبوب کے انعام واکرام کو پسند کرتا ہے۔ یہ چیز محسوس ومشاہد ہے۔

توجب بادشاہوں کے نزدیک ایسے شخص کا مرتبہ جو ان کی محبوبات کی ترجیح چاہتا ہو اور ایسا شخص جو ان کی محبوبات کی تقدیم میں خاموش ہو، برابر نہیں، تو پھر سب سے بڑے محب اور سب سے بزرگ محبوب کا حال کیا ہوگا؟ اور اگر درود شریف کے فوائد میں سے صرف یہی ایک فائدہ ہوتا تو یہ بھی مومن کے شرف کے لئے کافی تھا۔

(جلاء الافہام)

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ

وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا كَثِيرًا

دعوتِ عمل اس رسالہ کو پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ اس کے لئے ہمت کر کے خود درود شریف کی کثرت کریں۔ رسالہ ہٰذا، رسالہ فضائلِ درود شریف اور چہل حدیث درود شریف زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں، پڑھنے کی ترغیب دیں اور خود چھپوا کر تقسیم کریں مجالس درود شریف اپنے گھر اور دوسرے گھروں میں قائم کریں۔ ان مجالس میں عملی طور پر درود شریف بھی پڑھا جائے اور رسالہ ہٰذا اور درود شریف کے فضائل کی کتب کو آداب کے ساتھ پڑھا سنا جائے اور لوگوں سے ذاتی طور پر مل کر ان کو اس عمل میں جوڑا جائے۔ اس عملی ماحول میں دلوں میں درود شریف کی محبت عظمت اور پڑھنے کی رغبت پیدا ہوگی ورنہ اس کے بغیر محض کتاب کی اشاعت زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہوتی۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ۔

اور جو بدبخت مندرجہ بالا اعمال میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا کرنے والے ہیں، کسی درجہ میں اور کسی بھی طریقہ سے کمی کا سبب بنتے ہیں (اگرچہ کمی تو ہو ہی نہیں سکتی) ان سے بالکل قطع تعلق کریں۔ کہ یہ محبت کا معاملہ ہے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا معاملہ ہے اور ظالموں کے ساتھ تھوڑی سی بھی رعایت اور نرمی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ۔

شیخ الاسلام پاکستان اس آیت کے فوائد میں تحریر فرماتے ہیں۔ جو لوگ حد سے نکلنے والے ہیں ان کی طرف تمہارا ذرا سا میلان اور جھکاؤ نہ ہو۔ ان کی موالات، مصاحبت، تعظیم و تکریم، مدح و ثناء، ظاہری تشبہ

اِشتراکِ عمل، ہر بات سے حسبِ مقدور محترز رہو۔ مبادا آگ کی لپیٹ تم کو لگ جائے۔ پھر نہ خدا کے سوا تم کو مددگار ملے گا نہ خدا کی طرف سے کوئی مدد پہنچے گی۔ (تفسیر عثمانی)

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

محمد اقبال مدینہ منورہ

۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقامِ شفاعت ہے، جس کا منظر روایات کے مطابق ذیل کی نعت شریف میں بیان کیا گیا ہے

نعت شریف (از امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ)

حشر کے دن رتبۂ والائے سرور دیکھنا
زیرِ پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا

زیرِ منبر انبیاء و اولیاء و اتقیاء
جلوہ فرما ہوں گے وہ بالائے منبر دیکھنا

اُمتیں جتنی ہیں سب کو بخشوائیں گے نبی
ملتجی ہوں گے اُن ہی سے سب پیمبر دیکھنا

جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار
موجزن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا

لب کھلیں گے جس گھڑی بہرِ شفاعت آپ کے
ساتھ ہی ہوں گے کشادہ خُلد کے در دیکھنا

نامۂ اعمالِ اُمت سادہ ہو جائیں گے سب
ابرِ رحمت روزِ محشر ہوگا سر پر دیکھنا

آپ کی مرضی سے ہوگا سارے عالم کا حساب
آپ کے قبضے میں ہوگا سارا دفتر دیکھنا

خدمتِ والا میں حاضر ہوگا جب اُس دن امیرؔ
چشمِ رحمت سے اسے اے گل کے اور دیکھنا

فہرست مضامین

شِفَاءُ الأَسْقَام

فی

الصَّلاۃ وَالسَّلام المتضمّن لخصائص سیّد الانام

من

کلامِ الرّبّ ذی الجلال والاکرام

وسنّۃ سیّد الانس والجان علیہ الصلاۃ والسلام

تالیف:

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کتابچہ میں کیا ہے؟

پہلے اسے غور سے پڑھ لیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِیْ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْحَشْرِ۔

اَمَّا بعد:۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا اور تعظیم وتوقیر ہی پر سارے دینِ اسلام کا قیام ہے۔ کیونکہ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام وتعظیم نہ ہونے سے رسالت کے احکام ساقط ہوجاتے ہیں اور دین باطل ہوجاتا ہے۔

رسالت کے اقرار کے بغیر کوئی توحید معتبر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مکمّل التوحید ہیں۔ اسی لئے کتاب وسنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واحترام اور ادب پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور اس چیز کی کمی پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔

دشمنانِ اسلام کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے۔ لیکن آجکل دشمن مختلف سازشی کاروائیوں اور منصوبوں کے ساتھ مسلمانوں کے دینی حلقوں میں گھس کر دین ہی کے نام پر تعلق باللہ کے حصول کے طریقوں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت پیدا کرنیوالی

ہر ہر بات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لہٰذا ہم سب پر ضروری ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعلق باللہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کو اختیار کریں تاکہ اخلاص کے ساتھ اتباعِ سنت کی دولت سے نوازے جائیں۔ جس پر اللہ پاک کی رضا و محبت کا وعدہ ہے۔

اس سلسلہ میں درود و سلام کا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے جس کے صیغے ایسے خصائص و محاسن نبویہ پر مشتمل ہیں جو قرآن پاک اور احادیثِ صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں تاکہ درود و سلام پڑھتے وقت خصائصِ جلیلہ و محاسنِ جمیلہ بھی مستحضر ہو کر ازدیادِ محبت کا باعث ہوں۔

درود و سلام میں اچھے اچھے کلمات کے اضافہ کرنے کی ترغیب آئی ہے۔ چنانچہ فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

حدیث:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ فَقَالُوْا

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر سے بہتر طریقہ پر درود بھیجنے کی کوشش کرو، تم جانتے نہیں ہو ان شاء اللہ تمہارا وہ درود آپ کی خدمت میں پیش کیا

مه لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهِ الشَّرِيْفِ حَيْثُ اَنَّهٗ وَرَدَ فِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (ابوداؤد باسناد صحیح) وَفِيْ رِوَايَةٍ بَعْدَهٗ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔ ترجمہ:۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں (ابوداؤد باسناد صحیح) بقریہ

لَهٗ فَعَلِّمْنَا فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَ
بَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ
الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ
الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ
وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(سنن ابن ماجہ)

جائیگا۔ لوگوں نے عرض کیا تو آپ ہمیں بتا دیجئے کہ ہم
کس طرح درود بھیجا کریں۔ آپ نے فرمایا یوں عرض
کیا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ الٰی قوله
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اے اللہ اپنی خاص عنایات
اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرما سید المرسلین، امام المتقین،
خاتم النبیین حضرت محمد پر۔ جو تیرے خاص بندے
اور رسول ہیں۔ نیکی اور بھلائی کے راستے کے امام
اور رہنما ہیں رحمت والے پیغمبر ہیں (یعنی جن کا وجود
ساری دنیا کے لئے رحمت ہے) اے اللہ ان کو اس
"مقام محمود" پر فائز فرما جو اولین و آخرین کے لئے
قابل رشک ہو۔ اے اللہ حضرت محمد پر اور آلِ محمد پر
اپنی خاص نوازشیں اور رحمتیں اور عنایتیں فرما
جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم و آلِ ابراہیم پر
نوازشیں اور عنایتیں فرمائیں۔ بیشک تو حمد و
ستائش کا سزاوار اور عظمت و بزرگی والا ہے۔ اور اے
اللہ حضرت محمد اور آلِ محمد پر اپنی خاص برکتیں نازل فرما
جس طرح تو نے حضرت ابراہیم و آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ تیری ذات ہر حمد و ستائش کی سزاوار
ہے اور عظمت و کبریائی تیری ذاتی صفت ہے۔

(بقیہ حاشیہ از صـ) اور دوسری روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے

حدیثِ پاک کی بنا پر سلفِ صالحین کی اتباع میں ہم نے بھی صلوٰۃ وسلام کے چند صیغے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے خصائص اور محاسنِ جلیلہ پر مشتمل ہیں جو کتاب و سنت میں وارد ہوئے ہیں یہاں جمع کئے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے اور ان کے مرتب کرنے اور پڑھنے والوں کو اپنی اور اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِسْتِمْرَارُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

(اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہنے کا اعزاز)

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ الَّذِىْ اَمَرْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ فِىْ كِتَابِكَ فَبَدَأْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ بِنَفْسِكَ وَثَنَّيْتَ بِمَلٰٓئِكَتِكَ فَقُلْتَ يَا مَنْ جَلَّ شَاْنُكَ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"

(القرآن الکریم - الاحزاب ۵۶)

فہرست مضامین

اَخَذَ اللّٰهُ لَهُ الْعَهْدَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ

(تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے اور انکی مدد کرنیکا عہد لیا گیا)

٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَخَذْتَ لَهُ الْعَهْدَ عَلٰى جَمِيْعِ
الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ
النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا" (القرآن الکریم آلِ عمران ۸۱)

جَعَلَ اللّٰهُ اِتِّبَاعَ نَبِيِّهٖ مُوْجِبًا لِّمَحَبَّتِهٖ

(اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی کسوٹی حضور ﷺ کی اتباع کو بنایا)

٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ جَعَلْتَ اِتِّبَاعَهٗ مُوْجِبًا لِّمَحَبَّتِكَ
حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"

(القرآن الکریم آلِ عمران ۳۱)

اِذَا ذُکِرَ ذُکِرَ مَعَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یاد کیا جاتا ہے)

④ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ قَرَنْتَ اسْمَہٗ مَعَ اسْمِكَ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَكَ" (القرآن الکریم۔ الم نشرح)

ھُوَ اَکْمَلُ الْخَلْقِ خُلُقًا

(آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں)

⑤ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَکْرَمْتَہٗ بِاَکْمَلِ الْخُلُقِ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" (القرآن الکریم القلم)

تَکْرِیْمُہٗ بِالْاِسْرَآءِ وَبِمَرْتَبَۃِ الْعُبُوْدِیَّۃِ الْعُلْیَا

(اسراء کا اعزاز اور "عبدہٖ" کا عالی مرتبت خطاب)

⑥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَکْرَمْتَہٗ بِالْاِسْرَآءِ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی" (القرآن الکریم اسریٰ)

تَکْرِیْمُہٗ بِالْمِعْرَاجِ وَالْقُرْبِ الْخَاصِ

(معراج کا اعزاز اور قرب خاص کا شرف)

⑦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ الَّذِىْ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى"

(القرآن الکریم النجم ۱۸)

اُعْطِىَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ

(مقام محمود کا اعزاز)

⑧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِىْ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

(القرآن الکریم الاسراء ۷۹)

اُعْطِىَ الْكَوْثَرَ

(حوض کوثر عطا فرمانے کی بشارت)

⑨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ الَّذِىْ

فہرست مضامین

قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ" (القرآن الکریم الکوثر)

هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ

(اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا)

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ الَّذِیْ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ" (القرآن الکریم انبیاء ۱۰۷)

جُعِلَتْ طَاعَتُهٗ عَیْنَ طَاعَةِ اللّٰهِ

(اطاعت کا مقام)

(۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ جُعِلَتْ طَاعَتُهٗ عَیْنَ طَاعَتِكَ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" (القرآن الکریم النساء ۸۰)

جُعِلَتْ مُبَایَعَتُهٗ عَیْنَ مُبَایَعَةِ اللّٰهِ

(رسول سے بیعت کرنے کا درجہ)

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ جُعِلَتْ مُبَایَعَتُهٗ عَیْنَ

مُبَایَعَتِكَ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّهٖ "اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ" (القرآن الکریم۔ الفتح ۱۰)

اَلْاِیْمَانُ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُوْنٌ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ تَعَالٰی

(اللہ پر ایمان اور رسول پر ایمان کا تلازم)

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ جَعَلْتَ الْاِیْمَانَ بِهٖ مَقْرُوْنًا بِالْاِیْمَانِ بِكَ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّهٖ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" (القرآن الکریم النساء ۱۳۶)

كَوْنُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَّةً یَّمْتَنُّ اللّٰهُ بِهَا عَلٰی عِبَادِهٖ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مومنین پر اس کا احسان جتلانا)

(۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ مَنَنْتَ عَلٰی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِبِعْثَتِهٖ فِیْهِمْ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّهٖ "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ" (القرآن الکریم آل عمران ۱۶۴)

اَقْسَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِحَیَاتِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

(اللہ تعالیٰ کا آپ کی حیات کی قسم کھانا)

⑮ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَقْسَمْتَ بِحَیَاتِہٖ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ" (القرآن الکریم حجر ۷۲)

نَھَی اللّٰہُ اَنْ یُّرْفَعَ صَوْتٌ فَوْقَ صَوْتِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرنے کی غیر معمولی اہمیت)

⑯ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ نَھَیْتَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ یَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ فَوْقَ صَوْتِہٖ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" (القرآن الکریم الحجرات)

اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِسْمَیْنِ مِنْ اَسْمَآئِہٖ

(عطا فرمائے اللہ نے آپ کو دو نام اپنے ناموں میں سے)

⑰ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ "وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ" (القرآن الکریم التوبہ ۱۲۸)

فہرست مضامین

تَكَفَّلَ الْمَوْلٰى بِحِفْظِهٖ

(آپ کی حفاظت کے بارے میں فرمایا کہ آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں)

(۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ تَكَفَّلْتَ بِحِفْظِهٖ حَيْثُ قُلْتَ "وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا" (القرآن الکریم الطور ۴۸)

هُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

(آپ خاتم النّبیّین ہیں)

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ خَتَمْتَ بِهِ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ" (القرآن الکریم الاحزاب ۴۰)

جَعَلَهُ اللّٰهُ نُوْرًا

(آپ کا نور ہونا)

(۲۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ نُوْرًا حَيْثُ قُلْتَ "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ" (القرآن الکریم المائدہ ۱۵)

هُوَ سَيِّدُ الْبَشَرِ

(سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سیّد البشر ہیں۔)

(۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ " اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ " (مسلم شریف)

اُعْطِىَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

(آپ کو جوامع الکلم کا معجزہ دیا گیا)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اُعْطِىَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ " اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ " (مسلم شریف)

اُعْطِىَ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ

(آپ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں)

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اُعْطِىَ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ " وَاِنِّىْ قَدْ اُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ " (بخاری و مسلم)

نُصِرَ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

(ایک ماہ کی مسافت تک آپ کے رعب کا اثر دیکر آپ کی مدد فرمائی گئی)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ نُصِرَ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَىْ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ" (بخاری ومسلم)

اِمَامَتُهٗ بِالْاَنْبِيَاءِ

(بیت المقدس میں تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا گیا)

(۲۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَكْرَمْتَهٗ بِاِمَامَةِ الْاَنْبِيَاءِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "فَجُمِعَ لِىَ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِىْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ" (نسائی)

اِطِّلَاعُهٗ عَلَى الْمُغَيَّبَاتِ

(آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا اور آپ نے سچی پیشین گوئیاں کیں)

(۲۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَطْلَعْتَهٗ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّا سَيَقَعُ حَيْثُ اَخْبَرَ عَنِ الدَّجَّالِ الْاَعْوَرِ فَقَالَ "وَمَكْتُوْبٌ

بَيْنَ عَيْنَيْهِ كـ - ف - ر (بخاری و مسلم)

اُعْطِیَ لِوَآءَ الْحَمْدِ

(آپ کے مبارک ہاتھ میں حمد کا جھنڈا اٹھایا جائے گا۔)

۳۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اُعْطِیَ لِوَآءَ الْحَمْدِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "بِيَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ" (مسند احمد)

هُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ

(آپ سب سے اول شافع و مشفع ہونگے)

۳۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ هُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ" (مسلم)

عُلُوُّ مَكَانَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(قیامت کے روز آپ کے مرتبہ کی بلندی کہ شفاعت کبریٰ نصیب ہوگی جس سے تمام مخلوق کے ساتھ انبیاء بھی مستفید ہونگے)

۳۹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ يَكُوْنُ لَهٗ كُرْسِیٌّ عَنْ يَّمِيْنِ الْعَرْشِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ

اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ غَيْرِيْ" (ترمذی)

شَقُّ الْقَمَرِ

(معجزہ شق القمر)

۳۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ شَقَّ الْقَمَرَ بِاِشَارَتِهٖ۔ (بخاری ومسلم)

مُعْجِزَةُ الْقُرْاٰنِ الْاَبَدِيَّةُ

(قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ)

۳۱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ مُعْجِزَةً اَبَدِيَّةً اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

تَكَفَّلَ الْمَوْلٰى بِحِفْظِ دِيْنِهٖ صلى الله عليه وسلم

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ربانی کفالت)

۳۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ تَكَفَّلْتَ بِحِفْظِ دِيْنِهٖ حَيْثُ قُلْتَ جَلَّ شَانُكَ "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" (القرآن الکریم الحجر ۹)

اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے)

(۴۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ هُوَ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ (ترمذی ومسلم وغیرہ)

مَا بَيْنَ بَيْتِهٖ وَمِنْبَرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف اور گھر کا درمیانی حصہ جنت کی کیاری ہے)

(۴۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔ (بخاری ومسلم)

اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لئے قسمیں فرما کر ان کو راضی کرنیکی بشارت دینا)

(۴۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَقْسَمْتَ لَهٗ حَيْثُ قُلْتَ

فہرست مضامین

جَلَّ شَانُكَ "وَالضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ (القرآن الکریم والضحٰی)

حُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن وجمال)

(۳۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ كَانَ وَجْهُهٗ يَتَلَأْلَأُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔ (شفاء قاضی عیاض)

(۳۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَزْهَرِ۔ (من الشمائل)

(۳۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ (المرتب)

لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا)

(۳۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ اَنَا خَاتَمُ

النَّبِيِّيْنَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ" (الحديث الشريف)

(۴۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِعَدَدِ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَكَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اس کتاب میں

اس اہم بات کی وضاحت ہے کہ درود شریف کے فضائل کے علاوہ مؤمنین کے درود بھیجنے کے جملہ مقاصد و مطالب وہی ہیں جن کا شمار اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں ہوتا ہے۔ لہٰذا درود شریف ایک ایسا حق ہے جس سے بعض اہم حقوق مثلاً مدح و ثناء و توقیر وغیرہ ادا ہوتے ہیں۔ اور بعض حقوق مثلاً تصدیق محبت، دُعا اور اتباع وغیرہ کی ادائیگی کا وہ ذریعہ بنتا ہے۔ اور ان حقوق کی ادائیگی ایمان کے لئے لازمی ہے، اللہ جل جلالہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں شعوری یا غیر شعوری کوتاہی کا انتہائی خطرناک ہونا شروع رسالہ میں گزر چکا۔ لہٰذا بہت اہتمام سے فکر کی ضرورت ہے۔

ناشر

مکتبہ حضرت شاہ زبیر

جامع مسجد ابرار و خانقاہ اقبالیہ جلیلیہ

خانقاہ اقبالیہ مدنیہ

پلاٹ نمبر ۸۳۶ گلی نمبر ۸ محمود آباد نمبر ۴ کراچی

موبائل: ۰۳۰۰_۹۲۲۵۵۳۳